© rasailojaraid.com

جو خاص خدا کا حصّہ ہے بندوں میں اسے تقسیم نہ کر

تقریر علامہ مظہر سعیدؒ

أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ۚ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِينَ (پ ۱۰ توبہ)

تمام قسم کی تعریفات وحدہٗ لاشریک خالق کائنات مالک ارض و سما کے لیے اور لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں اس ہستی اقدس و مقدس پر جس کا نام نامی اسم گرامی محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (آلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم) ہے وہ ذات مقدسہ مبارکہ مطہرہ کہ رب العزت نے جنہیں رحمت کائنات بنا کر بھیجا اور جن کے ذریعے اہل کائنات کی ہدایت کا اور راہنمائی کا بندوبست فرمایا۔

ہم نے متعدد چار پانچ خطبات جمعہ میں دعوت الرسل یا انبیاءؑ کے اس مشترک پیغام کے بارے میں گفتگو کی جس پیغام کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی ہر پیغمبر اور ہر رسول لوگوں کو سناتا رہا لوگوں تک پہنچاتا رہا اور وہ پیغام اور وہ دعوت اللہ کی وحدانیت کی اللہ کی توحید کی دعوت تھی اس میں توحید کی دعوت کے سلسلے میں ہم نے تین باتیں اب تک بیان کی ہیں ایک بات یہ بیان کی ہے کہ اس کی اہمیت اور حیثیت اس قدر زیادہ ہے کہ اللہ رب العزت نے خود اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

کہ ہم نے جتنے بھی پیغمبر اور رسول بھیجے ہیں ان کو صرف یہی پیغام دے کر بھیجا ہے اس سے اس دعوت کی اہمیت اور حیثیت کا اندازہ ہوتا ہے اس لیے کہ جو چیز

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جتنی زیادہ اہمیت رکھتی ہو اس کے لیے اسی قدر زیادہ تاکید کی جاتی ہے اسی قدر اسے تکرار سے بیان کیا جاتا ہے دوسری بات ہم نے یہ بیان کی تھی کہ توحید کا معانی تب تک سمجھ میں نہیں آسکتا جب تلک کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بالا صفات اور آپؐ کی حیات طیبہ کے واقعات کو پیش نظر نہ رکھا جائے اس لیے کہ امام کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اور آپؐ کی شخصیت گرامی کائنات کی سب سے بڑی بالاتر ہستی ہے۔ آپؐ سے بہتر آپ سے بلند تر اور آپ سے بالاتر کوئی انسان کائنات میں پیدا نہیں ہوا ہے۔ جب ہم اتنی بالاتر ہستی کی ذات کو اور ان کی صفات کو اور ان کے واقعات کو پیش نظر رکھیں تو پھر ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ اللہ کی واحدنیت کا اور اللہ کی توحید کا معنٰے کیا ہے۔ یہ کہہ دینا کہ اللہ کے سوا کوئی رازق نہیں ہے اور اس کے سوا کوئی خالق نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کے سوا کوئی اللہ اور معبود نہیں ہے اور پھر دوسرے لوگوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ غیب کا علم بھی جانتے ہیں۔

ہیں ہماری فریاد کو بھی سنتے ہیں ہماری بات کو پورا کرنے کی بھی صلاحیت رکھتے ہیں ہماری بگڑی کو سنوار سکتے ہیں نفع والوں کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور جو نقصان میں مبتلا ہیں انہیں نقصان سے بچا کر نفع دے سکتے ہیں یہ ساری چیزیں ان کا اعتقاد رکھنا اللہ کی توحید کے منافی ہے میں تے اس سلسلے میں کئی بنیادی بات جو بیان کی تھی قرآن مجید کے حوالے سے وہ یہ بیان کی تھی کہ کبھی ہم نے اس بات پہ غور نہیں کیا کہ اللہ رب العزت نے خاص طور نبیوں اور رسولوں کا نام لے کر اور ان کی زندگیوں کے احوال بیان کر کے ان کی بے کسی اور بے بسی کو کیوں ذکر کیا ہے کبھی اس بات پر آپ نے غور کیا ہے اللہ رب العزت نے سارے نبیوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا جب تذکرہ کیا تو نبی ایک بالاتر ہستی کا نام ہوتا ہے ایک ایسے چیدہ فرد کو
کہا جاتا ہے نبی اور پیغمبر جس پر رب کی نگاہ کرم پڑ جاتی ہے اور جس کو اللہ اپنے بندوں

نڈھال کیا تھا کہ بیگانے تو چھوڑتے ہی ہیں اپنے بھی چھوڑ بیٹھے تھے
کہیں کسی کا تذکرہ کیا ہے کہ لوگ اس کو اٹھا کے سمندر میں پھینک دیتے ہیں اور سمندر
میں پھینکے جانے کے بعد ایک مچھلی آتی ہے اسے نگل لیتی ہے ۔ اور اپنے پیٹ میں
چھپا کر اسے سمندر کی تہوں میں اتر جاتی ہے اور وہ بے کسی اور بے بسی کے عالم
میں مچھلی کے پیٹ کی تاریکی میں اور سمندروں کی تہوں کی تاریکی میں پڑا ہوا ہے
کیا سبب ہے کبھی یہ بات سوچی ہے ایک لمحے کے لیے اگر توجہ کے ساتھ میری
بات سنو گے تو ایسا مسئلہ سمجھ میں آئے گا اللہ کے فضل و کرم سے کہ توحید کی عظمت
اپنے دلوں کے اندر اجاگر کرو گے اللہ رب العزت نے ان بڑے بڑے لوگوں کا
مقام ان کی منزلت اور ان کی شان اور ان کے درجات اور ان کا منصب عالی
بیان کرنے کے بعد ان کی بے کسیوں اور بے بسیوں کا تذکرہ اس لیے کیا ہے کہ خدا
کے بندو جب اتنے بڑے لوگ بھی اللہ کے محتاج ہیں تو تمہاری حیثیت کیا ہے؟
اللہ کی بارگاہ میں جب اتنے بڑے لوگ اتنی شانوں والے لوگ اتنے مقام والے
بلند مناصب والے لوگ یہ بے کس ہو بے بس ہیں تو باقی کون ہے جو کسی دوسرے کی
بے کسی کو دور کر سکتا ہے اللہ رب العزت نے حضرت یونس علیہ سلام کا تذکرہ فرمایا

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اللہ اس مچھلی کے پیٹ کے اندر کوئی بھی نہیں جانتا تیرے یونس پہ کیا گزر رہی
ہے اس کے گھر والوں کو معلوم ہی نہیں ہے اس کے رشتے داروں کو معلوم نہیں اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے قریبیوں کو معلوم نہیں او جنہوں نے یونس کو جنا ہے ان کو پتہ نہیں کہ یونس کہاں گیا ہے کوئی آدمی اپنے گھر میں مرجاتا ہے لوگ کم از کم اسے نہلانے دھلانے میں کفناتے ہیں پھر اپنے کندھوں پہ اٹھا کے قبرستان میں لے جاتے ہیں پھر اپنے طور

کی طرف اپنا پیغام پہنچانے کے لیے منتخب فرما لیتا ہے اور پھر اس کی ہر ہر حرکت ہر ہر فعل اس کی ہر ہر بات اور اس کا ہر ہر عمل اللہ کی رضا کے تابع ہو جاتا ہے وہ کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں کہتا کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں بولتا کوئی کام اپنی مرضی سے نہیں کرتا تبھی بولتے ہیں جب اللہ بولنے کا حکم دیتے ہیں تبھی کوئی کام کرتے ہیں جب اللہ کام کرنے کا حکم دیتے ہیں ایسے چنیدہ برگزیدہ اور ایسے پسندیدہ شخص کو نبی اور پیغمبر کہا جاتا ہے ایسا شخص جب کہ اتنے بڑے مقام پہ فائز ہے کہ اللہ نے اُسے ساری مخلوقات میں سے پسند کر کے ساری کائنات میں سے منتخب کر کے۔ ساری دنیا والوں میں سے انتخاب کر کے اسے اپنی پیغمبری اور اپنی رسالت کے لیے پسند کر لیا منتخب کر لیا اس کے سر پر تاج نبوت و رسالت رکھ دیا تو پھر ایسی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے اس کی بے کسی اور بے بسی کا تذکرہ کیوں کیا جاتا ہے یہ بات سمجھنے کی ہے۔ قرآن پاک کے اندر اللہ رب العزت نے بے شمار نبیوں کا ذکر کیا ہے جہاں ان کی شان کو بیان کیا جہاں ان کے مقام کو بیان کیا جہاں ان کی عظمت کو بیان کیا جہاں ان کی پاکیزگی اور طہارت کو بیان کیا وہاں یہ بھی بیان کیا ہے کہ کسی کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا کسی کے پاس پینے کے لیے کچھ نہیں تھا وہاں یہ بھی تذکرہ کیا ہے کہ کوئی تنہائیوں میں اپنے رب کی بارگاہ میں گڑگڑاتا ہوا کہتا ہے اللہ

اللہ میں بھوکا ہوں میرے پاس تو کھانے کو بھی کچھ نہیں اللہ میں حقیر ہوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فقیر محتاج ہوں تو غنی ہے تو مجھ کو غنی فرما دے یہ فقیری کا تذکرہ اللہ نے کیوں کیا ہے کہیں اللہ ربُّ العزّت نے کسی ایسے شخص کا تذکرہ کیا ہے جو اسے انتہائی بلند مقام پر فائز ہونے کے باوجود رب کائنات کی زبان سے اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ وہ بیمار تھا اور بیماری نے اس کو نڈھال کر رکھا تھا اور اس اور طریقوں کے مطابق اسے الوداع کہتے ہیں اللہ میں تو ایسا مچھلی کے پیٹ میں گیا کہ کوئی جانتا بھی نہیں کہ زندہ بھی ہوں کہ مر گیا ہوں کوئی پتہ نہیں کسی کو معلوم ہی نہیں ہے کہ یونس کہاں گیا لوگوں نے اٹھایا

فَسَاھَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ۔ فَالْتَقَمَہُ الْحُوْتُ وَھُوَ مُلِیْمٌ (پ۲۳)

قرعہ (لاٹری ٹائپ) ڈالا گیا کشتی میں بیٹھے کشتی ڈوبنے لگی کشتی والوں نے کہا کہ کوئی اپنے مالک کا بھاگا ہوا شخص اس کشتی میں آیا ہے۔ جس کی وجہ سے کشتی بھنور میں گر گئی ہے قرعہ ڈالو جس کے نام قرعہ نکلے گا وہی وہ شخص ہوگا جو اپنے مالک سے بھاگا ہوا ہوگا اس کو اٹھاؤ کشتی سے اٹھا کے سمندر میں پھینک دو تاکہ اس کی جان جائے باقی لوگوں کی تو جان بچ جائے۔

فَسَاھَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ٥ (پ۲۳ سورہ صٰفّٰت)

عرش والا کہتا ہے قرعہ ڈالا گیا تو اس کا نام نکلا جو کائنات کا سب سے بہترین انسان تھا اللہ کا نبی اللہ کا پیغمبر اللہ کا رسول اس سے بہتر کون ہو سکتا ہے۔ فَسَاھَمَ فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ٥ اور یہ بھاگا تھا اپنے مالک کا کیسے؟ کہ تبلیغ کے لیے اللہ نے مبعوث کیا بستی والوں نے ماننے سے انکار کیا گھبرا گئے یہ نہیں مانتے تو کسی اور بستی میں چلا جاتے ہیں اللہ نے فرمایا مجھ سے بھاگ کر کہاں جاتے ہو فَکَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ٥ قرعہ نکلا تو یونس کے نام کا نکلا لوگوں نے اٹھایا اور سمندر میں پھینک دیا اللہ نے ایک مچھلی کو حکم دیا اٹھو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ابھرو پانی کی سطح پر اور اس کو سالم اپنے پیٹ میں نگل کے لے جاؤ

فَالْتَقَمَہُ الْحُوْتُ   پھر خداوند عالم کہتے ہیں۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا قرآن اتنی پُر لطف کتاب ہے کہ اگر اس کے اندر پیچ پیچ نہ لگایا جائے اور اس کا سادہ ترجمہ پڑھا جائے یا سنا جائے تو مومنوں کے دل ایمان سے کھِل اٹھتے ہیں ان کے دلوں کی زمینیں جو ہیں وہ سرسبز و شاداب ہو جاتی ہیں خداوند عالم نے بھی ارشاد فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

مومن وہ ہیں قرآن کی آیتیں جب ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں ان کے ایمان کے باغات کے اندر لہر دوڑ جاتی ہے ان کے اندر ایک بہار آ جاتی ہے خداوند عالم کہتے ہیں۔

وَذَا النُّوْنِ   اور یاد کرو یونس کو

اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا   جب وہ غصے ہو کر اپنی بستی سے نکل بھاگا۔

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ   وہ سمجھتا تھا کہ میں رب سے بھاگ کے چلا جاؤں گا ہم نے اٹھایا مچھلی کے پیٹ میں اس کو سمو دیا   فَنَادٰی

اب آنکھ کھولی تو دیکھا کہ مچھلی کے پیٹ کا (۱) اندھیرا سمندر کی تہوں کا اندھیرا، بادلوں کا اندھیرا (۲) رات کا اندھیرا (۳)   فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ   تہہ در تہہ اندھیروں میں پکارا تو عرش والے رب کو پکارا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ   یہ ہے توحید کا درس اس کو کہتے ہیں توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا   کسی باپ کو نہیں پکارا بزرگ تو تھے بزرگ یونس کے کہ نہیں تھے لوگوں کے لیے بزرگ تو پرانے ہوتے ہیں یونس کے تو باپ گھر کے بزرگ تھے جانتے ہو کہ نہیں جانتے۔ یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے حضرت اسحاق کے پڑپوتے اور حضرت ابراہیم کے بیٹے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں ابراہیم کی نسل میں سے دادا نبی پڑدادا نبی اس سے بڑا باپ جو ہے وہ نبی نبیوں کا سلسلہ ہے۔ حضرت یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نسب کے اندر یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سلسلہ نسب حضرت یعقوبؑ تک ملتا ہے اور حضرت یعقوبؑ حضرت اسحاقؑ نبی کے بیٹے ہیں اور حضرت اسحاق حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے بیٹے ہیں لیکن نہ اپنے باپ کو پکارا نہ دادا کو نہ کسی بابے کو پکارا نہ کسی بزرگ کو

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ

یہ وظیفہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا ہے

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ان اندھیروں میں بھی اگر نجات کوئی ذات دے سکتی ہے تو تیری ذات دے سکتی ہے تیرے علاوہ ان اندھیروں سے کوئی بچا سکتا نہیں وہی بچائے گا ناجو ان اندھیروں میں ہونے والی گفتگو کو سننے کی قدرت رکھے گا۔ اور جس کو یہ پتہ نہیں کہ دیوار کے پیچھے کیا گفتگو ہو رہی ہے۔ وہ گفتگو کرنے والے کی گفتگو سنتا ہی نہیں اس کی فریاد کو پورا کیسے کرے گا پورا تو وہ کرے جو سنتا ہے پورا تو وہ کرے جو دیکھتا ہے۔

فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ یہ حکمت ہے اس بات میں کہ اللہ نے بڑے بڑے لوگوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ساتھ ہی ان کی بے کسیوں اور بے لبیوں کا تذکرہ کیا اس لیے کیا کہ کائنات کے لوگو تمہیں اللہ کی ذات کا علم ہو تمہیں رب کی توحید کا علم ہو تمہیں اللہ کی واحدنیت پر ایمان لانے کی توفیق ہو اور تمہیں پتہ چلے توحید کس کو کہتے ہیں شرک کس کو کہتے ہیں اس لیے اللہ نے کہا

فَنَادٰی اور ایک ایمان سے بات تو بتلاؤ یونس پیغمبر ہیں رسول ہیں اللہ کا فرستادہ ہے اللہ کا پسندیدہ ہے اللہ کا چیدہ ہے اللہ کا بزرگ بندہ ہے۔ یہ اپنے آپ کو خود مچھلی کے پیٹ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے بچانے کی قدرت رکھتا ---- نہیں --- بولو۔ نہیں خود کہہ رہا

لَا اِلٰہَ

میرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا تیرے سوا کوئی نہیں بچا سکتا وہ جو اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا وہ تجھ کو کیسے بچائے گا؟ اور یہ تو پیغمبر ہے۔ اور جن کو تم پکارتے ہو۔ بچانے کے لیے وہ تو پیغمبر بھی نہیں ہیں وہ تو رسول نہیں ان پر تو اللہ کی وحی بھی نہیں اُتری ان کے کام قول فعل اور بات کی ضمانت بھی رب نے نہیں دی تم ان کو پکارتے ہو اور جس کی ہر ہر حرکت کی ذمہ داری عرش والے نے لی ہوئی ہے وہ بھی اپنے آپ کو بچانے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

اتنا پسندیدہ قول ہے معنے کیا ہے اللہ تیرے علاوہ کوئی فریاد سن سکتا ہی نہیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ

میں ظلم کرنے، میں قصوروار مجھ سے اللہ بھول ہوگئی۔

اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ٥ ایک اور ہے بیمارا در ایک مولوی صاحب کا میں نے وعظ سنا شرمناک بات ہے آج کوئی بات ایسی نہیں رہ گئی جو بگڑ نہ گئی ہو ایک حکومتی ملاں اور ساری اس کی کاریگری لفظوں کی شعبدہ بازی نبی کی شریعت کا انکار کرتے ہوئے کہتا ہے باقی سارے عَبْدٌ ہیں وہ عَبْدُہٗ تھے۔ یہ بھی کوئی بات ہے کہتا اس کا بندہ میں تمہیں بتلاؤں اس کے لیے تو عَبْدُہٗ کا لفظ استعمال ہوا اور یہاں ایک ایسی ذات ہے جس کو عَبْدُہٗ کا لفظ سے استعمال کیا ہمارا بندہ اللہ کہتا ہے۔

وَاذْکُرْ عَبْدَنَآ اَیُّوْبَ (پ ۲۳ سورہ ص) ہمارا بندہ میرا بندہ ہمارا بندہ ہمارا اپنا یاد تو کر و اس کو اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اتنا بلند مقام کہ اللہ نے اس کو اپنا بندہ کہہ کے پکارا ہمارا بندہ میرا بندہ کیا اس کو بیمار ہم نے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا اور کیا کہا: رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۵
اللہ میں کسی کی بیماری کو کیا دور کروں میں تو خود بیمار اپنی بیماری کو دور کرنے کی بھی
طاقت رکھتا نہیں اِذْ نَادٰی رَبَّہٗٓ اَنِّیْ یہ پیغمبر ہے پیغمبر نبی ہے
نبی رسول ہے رسول وہ رسول جس کو رب نے عبدنا کہہ کے مخاطب کیا ہمارا بندہ
رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ اللہ بتلاتا ہے اپنی توحید او خدا کے
بندو کہاں بھٹکے پھرتے ہو کن کو سمجھتے ہو شفا دینے والا کن کو سمجھتے ہو مشکلات سے
بچانے والا کن کو سمجھتے ہو قاضی الحاجات کن کو سمجھتے ہو مشکل کشا صحابہؓ اولیاءؒ صوفیاءؒ
ان کی حیثیت کیا ہے یہاں پیغمبر بھی عاجزی کا اعتراف کر رہے ہیں۔

رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ (آیۃ سورہ انبیاء)

اللہ میں بیمار ہوں گھر والوں نے جتنا دینا تھا بیماری پہ لگا دیا ہے شفا نہیں
ملی ہے شفا یہ بھی ابراہیم کا پوتا ہے یہ بھی ابراہیم کی اولاد میں سے ہے علیہ الصلوٰۃ والسلام
یاد رکھنا ایک مسئلہ خلیل اللہ کے بعد جتنے نبی آئے ہیں ابراہیم کے بعد جتنے پیغمبر ہوئے
ہیں ابراہیم کی اولاد میں سے ہوئے ہیں جتنے نبی آئے جتنے رسول آئے اللہ کو اپنے بندے
پر اتنا پیار آیا کہ کہہ دیا اے ابراہیم آج کے بعد جو بھی نبی آئے گا تیری اولاد میں سے آئے
گا جتنے پیغمبر ہوئے سب کے سب ابراہیم کی اولاد میں سے زیادہ پیغمبر بنی اسرائیل
کے اسحاق کی اولاد میں سے اور آخری پیغمبر آیا تو اسماعیل کی اولاد میں سے آیا جسے بھیجا
اور کہا: مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ط
اب اس کے بعد کسی اور کے آنے کی ضرورت ہی نہیں رہی ہے جتنے پیغمبر آئے خلیل اللہ
کی اولاد میں سے یہ بیمار ہے خلیل اللہ کا پوتا کس کو پکار رہا ہے؟

رَبَّہٗٓ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کیوں اس لیے اپنے دادے کو
نہیں پکارا وہ خلیل ہے اتنا بڑا مقام ملا ہے کہ سارے نبی اس کے نسب میں سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کی اولاد میں سے کیوں اس کے دادے نے یہ درس دیا ہوا ہے۔ انیس ۱۹ واں
پارہ قرآن مجید اس دادے نے یہ کہا تھا۔ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (پ ۱۹ شعراء)
اے لوگو سن لو بیمار ہم ہوتے ہیں شفا رب دیتا ہے۔ بیمار ہم ہوتے ہیں شفا
اسی دادے کی تعلیم تھی تم نے کیا کیا ہوا ہے۔ تم نے یہ کہا ہے رب کے پلے میں بس
وحدت کے سوا کیا ہے، جو لینا ہے لے لیں گے ...... سے تم نے یہ مسئلہ بنایا ہے اور

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تیری قدرت پہ قربان یہ مسئلہ سمجھ جانا شاید کوئی نہ
بتلائے کہ اللہ نے اتنے بڑے انسانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کی عاجزی کے
واقعات اس لیے بیان کیے تاکہ آنے والی نسلیں توحید کا مسئلہ ان کی زندگیوں پر نظر
ڈال کر سمجھ لیں کہ اگر یہ اپنی مدد نہیں کر سکتے تھے تو ہماری مدد بھی کرنے کی قدرت بھی
رکھتے نہیں اگر یہ نہیں کر سکتے تو باقی کون ہے، جو کر سکتا ہے باقی کون ہے نبی محترم
رسول معظم سرور مکرم رسول عالم صلی اللہ علیہ وسلم آپ موت کی بے ہوشیوں میں
مبتلا ہیں آخری وقت ہے ام المومنین صدیقہ سلام اللہ علیہا ارشاد فرماتی ہیں میں نے
اپنے آقا کو دیکھا پیشانی پسینے سے تر تر تھی اور موت کی بے ہوشیاں آپؐ پر طاری تھیں
بار بار غشی طاری ہو جاتی پھر آنکھیں کھولتے ہیں کہتی میرے آقا مجھ سے آپؐ کی تکلیف
دیکھی نہیں جاتی آپؐ فرماتے عائشہؓ اللہ اپنے پاک بندوں پر مرنے سے پہلے سختیاں
طاری کر کے ان کو اسطرح پاک کر دیتا ہے کہ ادھر ان کی روح نکلے ادھر جنت الفردوس
میں منتقل کر دی جائے۔ لیکن تکلیف کے عالم میں آپؐ نے ارشاد فرمایا عائشہ رضؓ
ٹھنڈے پانی کا پیالہ منگواؤ ام المومنین سلام اللہ نے ٹھنڈے پانی کا پیالہ منگوایا رحمت
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو اس پانی کے پیالے میں ڈالا پھر
ہاتھ کو تر کر کے اپنی پیشانی اقدس کو پونچھا ہائے اور توحید کا درس دیا لوگوں کو بتلایا کر توجہ
کسے کہتے ہیں پیشانی اقدس پہ ٹھنڈا ہاتھ پھیرا تلخی میں کمی ہوئی آسمان کی طرف رخ کیا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور کہا اللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ علیٰ سَکَرَاتِ الموت

اللہ اپنے رسولوں کے سردار کی موت پر مدد عطا کر دے اللہ مجھ کو موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما تو مدد نہ کرے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے نفس کی مدد کرنے کی قدرت رکھتا نہیں۔ اللھم اعنّی علی سکرات الموت یہ ہے درس توحید کا اللھم اعنّی علی سکرات الموت اللہ موت کی تلخیوں پہ میری مدد فرما اللہ موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما یہ آخری وقت میں بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بندگی کا اور عرش والے کی قدرت کا اور آسمانوں والے کی الوہیت کا اور اپنی بے کسی کا اور بے لبسی کا اعتراف اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر اعلیٰ ترین شخصیت

عربی شعر جو صحیح ٹیپ ریکارڈ سے سمجھ نہیں آسکا)

کہ چشم فلک نے اس سے بہتر شخص کا چہرہ نہیں دیکھا اور جب تلک کائنات باقی ہے دنیا کی کوئی ماں اس سے بہتر بچہ جنم نہیں دے سکتی ایسا انسان کہ جب سے دنیا بنی اور جب تک دنیا باقی رہے۔ تب تلک ایسی ہستی کائنات میں جنم نہ لے اتنی بڑی ہستی کی حالت یہ ہے کہ وہ بھی اپنے رب کی بارگاہ میں اپنا دست سوال دراز کر کے اس سے اس کڑے وقت کی بے ہوشیوں میں مدد مانگ رہا ہے۔

اللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ علیٰ سَکَرَاتِ الْمَوْت اللہ اگر تو مدد نہ کرے گا تو کون مدد کرے گا اللہ موت کی تلخیوں پہ تو میری مدد فرما سبق دیا او مسلمانو سن لو اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہستی عظیم المرتبت ہستی وہ بھی عاجزی کا مرقع بن کے عبدیت کا مظہر بن کے اپنے رب سے فریاد رس بنے تو اور کون ہے جو کسی دوسرے سے مانگے اور کہا کرتے تھے

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ عبدت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ میں تیرا غلام ہوں تیرے غلام کا بیٹا تیری لونڈی کا بیٹا ہوں یہ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاجزی کی انتہا ہے ہیں بھی تیرا غلام میرا باپ بھی تیرا غلام میری ماں بھی تیری لونڈی تیری باندی تیری کنیز ہے

اَللّٰھُمَّ اِنِّی عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ (مسند احمد)

اللہ میں تو غلام کا بیٹا ہوں اور تیری باندی کا بیٹا۔ سبق دیا توحید کا اور اسی لیے

قرآن مجید میں عرش والے نے کہا قُلْ

تو کہہ کے ان کو کہو مَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ مجھے کچھ معلوم نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہوگا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا یہ قرآن ہے قرآن یہ وہ کہہ رہا ہے جس کو اللہ نے گناہوں سے پاک پیدا کیا ہے اور جس سے کبھی گناہ سرزد ہو سکتا ہی نہیں اللہ کی توحید کا اظہار کیا یہ ہے اللہ آج ہم نے کیا کیا ہے؟ ہم نے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کو تمام اختیارات سے علیحدہ کر کے رکھ دیا ہے۔ روزی یہ شفا وہ بیٹا وہ دیتا ہے اور مشکلات سے نجات یہ اور قرآن وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

سترہواں پارہ سورۃ نمل عرش والا کہتا ہے پارے کا آخری رکوع ہے اللہ ارشاد فرماتے ہیں مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

اے میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی توحید کو نہ جاننے والوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی انہوں نے اللہ کی قدر نہیں جانی انہوں نے اللہ کی ذات کو نہیں پہچانا۔

ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ۝ (پ ۱۷ سورہ حج) او پاگلو جن کو پکارتے ہو وہ بھی کمزور اور جو پکارنے والے ہیں وہ بھی کمزور کمزور کمزور کو پکار رہا ہے اور کسی نے کیا ہی اچھا کہا تھا۔ کہ ہماری حالت کیا ہے۔

؎ جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں انہیں آپ مشکل کشا جانتے ہیں۔

جن کو خود نہلاتے ہیں جن کو خود کفناتے ہیں جن کو خود قبروں میں دباتے ہیں جن

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو خود لحد کے اندر رکھتے ہیں پھر اوپر اینٹیں رکھتے ہیں کہ باہر نہ نکل کے دوڑ جائے خود اینٹیں رکھتے اوپر پھٹے رکھتے ہیں پھر اوپر مٹی ڈالتے ہیں اپنے ہاتھوں سے ہائے بلتے ہائے او کبھی سوچا ہے خدا کی قسم ہے ہمارا شرک ابراہیم علیہ السلام کے باپ کے شرک سے کم تر نہیں ہے وہ قوم ابراہیم علیہ السلام کو توحید کی سمجھ کہاں سے آئی تھی چھوٹے سے بچے تھے باپ بت گر تھا بت بناتا تھا خود پتھر توڑتا خود ان کو گھڑتا خود ان کے ناک کان بناتا خود ان کو رنگ و روپ بخشتا خود ان کی آنکھیں منہ بناتا اور جب ان کی تصویر بن جاتی خود ان کے سامنے ماتھا ٹیک دیتا ابراہیم علیہ سلام نے کہا جو شکل و صورت کے لیے تیری دستکاری کے محتاج وہ تیرا خدا کیسے ہو گیا ابراہیم کو سمجھ آئی ہے عقیدے سے توحید کی کہ نہیں کہا جنہیں ہم خود اُو تمہیں کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں سمجھ نہیں آتی کہ نہلاتے خود ہو کفناتے خود دفناتے خود ہو قبروں پر مٹی خود ڈالتے ہو او تم دیا نہ جلاؤ تو دیا جل سکتا نہیں اور پھر خود ماتھا ٹیکتے ہو۔

مَنعفَ الطَّالِبُ

سب کچھ خود کرتے ہو مرنے سے ہی ہوتا ہے تو خود مر جاؤ کوئی مرنے سے ولی بن جاتا ہے وہ خدا اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا ہے نہ مرنے سے خدا اپنی خدائی منواتا ہے نہ مرنے سے یہ مرنے والوں کو خدا بنا لیتے ہیں ان کی بھی کوئی عقل ہے اللہ کہتا ہے میں خدا ہوں اللہ کیسے کیوں تو خدا ہے کہتا ہے اس لیے خدا ہوں

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ
سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ

میں اس لیے خدا ہوں نہ سوتا ہوں نہ مجھ کو اونگھ آتی ہے نہ مروں گا جب سے ہوں جب سے زمانہ جب سے زمانہ نہ تھا تب بھی تھا جب زمانہ باقی نہ رہے گا تب بھی میں باقی رہوں گا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝

اتنی مت ماری گئی ہے خدا خدائی منواتا ہے زندگی کا ثبوت دے سکے اور تمہاری مت ماری جاتی ہے بندوں کو مار کے، تمہاری مت ماری جاتی ہے بندوں کو مار کے مرے ہوؤں کو اس لیے مانتے ہیں کہ اس سے کوئی پوچھنے والا جو نہیں ہے بیچارے سے کوئی زندوں کو مانے اس کو بندہ کہے تو جو خدا بنا ہوا ہے یہ جو کچھ کر کے تو دیکھا کس طرح سے کہے اس طرح جس طرح ابراہیم نے کہا تھا زندہ کو مانا تھا نا انہوں نے خدا ابراہیم علیہ السلام نے کہا جھوٹا ہے تو تو خدا نہیں ہے کہا کیوں، خدا کون ہوتا ہے؟ کہا جو مارتا ہے جو زندہ کرتا ہے۔ اس نے بھی ڈھکسلا جیسے ہماری ہاں ڈھکوسلہ بیان کرتے ہیں نا پچھلی دفعہ کہا تھا کہ وہابی کہتے ہیں اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگو اپنی بیوی سے جا کے روٹی مانگتے ہیں یہ ڈھکسلا ہے اس نے بھی مسئلے کا مذاق اڑایا ڈھکسلا بیان کر کے نبی نے کہا اللہ وہ ہوتا ہے جو زندہ کرتا ہے جو مارتا ہے اس نے کہا یہ کام تو میں بھی کر سکتا ہوں ایک قیدی جس کو موت کی سزا ہوئی تھی کہنے لگا اس کو چھوڑ دو ایک بے گناہ آدمی جا رہا ہے کہنے لگا پکڑو اس کو مار دو کہنے لگا یہ کام تو میں نے بھی کر لیا ہے بلائے خلیل اللہ نے سمجھ لیا زندہ تھا نا زندہ سمجھ لیا بدبخت ہے ٹیڑھے دماغ کا ہے اور کج دل ہے کج رو ہے بات کو سمجھا نہیں ہے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ

مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

او خدائی کے جھوٹے دعویدار اگر خدا ہے تو سن میرے رب نے سورج کو مشرق سے نکالا ہے تو اگر رب ہے تو آج مغرب سے نکال کے دکھا دے۔

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ

خدا کہتا ہے عرش والا کہتا ہے اس کے منہ پر سکری جم گئی

فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ   منہ پر تالے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لگ گئے جواب دے سکتا نہیں کہتے لگا پکڑو مارو وہابی آ گیا ہے۔ یہ جواب ہے
کوئی زندہ کو بتاؤ نا مرے ہوؤں کو ہم کیا پوچھیں ان بیچاروں کا کیا قصور ہے
میں نے کئی دفعہ یہ بات کہی ہے اتنے چھوٹے قصبے ہر شہر میں ہر شہر کوئی شہر
ایسا نہیں جس شہر کا الگ قصہ نہ بنایا ہو ہم سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں سیالکوٹ
کا قصہ بنا ہوا ہے پیر مرادیا سیالکوٹ تباہ ہونے لگا تھا اس نے اپنی گردن کا لہو
نیچے رکھ کے سیالکوٹ بچایا ہر بستی کے اندر ادر میں نے ایک چھتری والا بابا
ہوتا تھا بیچارہ پاگل اس نے سال سال تک کبھی استنجا نہیں کیا تھا نماز پڑنی تو
بڑی بات ہے پاگل تھا پاگل ہائے پاگل نہ ہوتا تو اس کی قبر کی پرستش کیوں ہوتی
پاگل دیوانہ استنجا کبھی نہیں کیا۔ یہ ساری بات لوگ جانتے ہیں کل ہمارے سامنے کی
بات ہے میں نے کئی دفعہ یہ بات بتلائی ہے ایک دفعہ ہم اسلام آباد سے ایک بڑے
آدمی کو مل کے آرہے تھے دس سال پہلے کی بات ہے یہ اس وقت کی بات ہے
جب مونچھوں والے کی حقیقت کا ہمیں علم نہیں ہوا تھا اس وقت ہم اس کو سمجھتے
تھے کہ بڑا نیک ہے پتہ نہیں سی وچوں بڑا بے ایمان اے۔ کیا پتہ تھا ہم کو نیا زمانہ
تھا مل کے آئے مولوی تھے بہت سے بریلوی بھی تھے دیوبندی بھی تھے شیعہ بھی
تھے اہل حدیث بھی تھے جب ہم گئے تو ہمارے ساتھ شیعہ تھے وہ جب بھی کوئی
کالا جھنڈا نظر آتا کہتے سلام یا عباس کوئی قبر آتی تو بریلوی کہتے اُؤں اُوں جب
واپسی پر چھتری والے بابے کے پاس ہم پہنچے تو گاڑی میں چلا رہا تھا میں نے بریک
لگادی کہنے لگے کیا ہو گیا ہے میں نے کہا یہاں بھی سلام کر لو کہنے لگے چلو چلو ہمارا مذاق
اڑاتے ہو ابھی اس کو مرے ہوئے سال ہی ہوا تھا اس وقت میں نے کہا کیوں
مذاق کی کیا بات ہے۔ تمہارا بزرگ ہے اور اتنا بڑا بزرگ ہے مرنے کے بھی لوگوں
کو تکلیف دے رہا ہے زندہ تھا تب بھی لوگوں کو دکھ دیتا تھا مرنے کے بعد سڑک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ردکی ہوتی ہے وہاں سے ٹریفک نہیں چل سکتی اس سے بڑی اور کیا علامت ہو سکتی ہے پیر کے ہونے کی گرد سلام کہنے لگے یار ہمارا مذاق میں نے کہا مذاق اس لیے کہتے ہو کہ ہمیں پتہ ہے کہ یہ کون تھا ہمیں اس کا پتہ ہے کہ یہ کون تھا ایک دو نسل گزر جائے گی پھر لگ کہیں گے او بابا اتنا بزرگ تھا یہاں سے دریائے راوی بہتا تھا اور ایک دفعہ سیلاب آیا سارا لاہور ڈوب جانے لگا تھا بابے نے موڈھا (کندھا) مارا اور دریائے راوی دو میل پرے (دور) چلا گیا اس طرح کے جھوٹے قصے بنائے ہیں ہر شہر کے اندر ہر بستی کے اندر اس طرح کے جھوٹے قصے بنائے ہوئے ہیں یہی ہوگا اگر یہ نہ ہو تو کون ان کو پوچھے قرآن وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ (پ ۱۷ سورہ حج) ہائے ہائے یہ تو وہ ہیں جن کو جانتا کوئی نہیں یہاں وہ ہے جس کو آسمان والے بھی جانتے ہیں زمین والے بھی جانتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کے مقام کا عالم یہ ہے کہ نگاہ اٹھاتا ہے تو قبلہ تبدیل ہو جاتا ہے۔

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

میرے محبوبؐ ہم نے تیری التجا سے بھری ہوئی نگاہوں کو دیکھا ہے تو عرش والے کی طرف نگاہ اٹھا کے کہتا ہے اللہ قبلہ بیت المقدس کی بجائے کعبہ ہو جائے

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا

جا ہم نے تیری نگاہوں کی لاج رکھ کے قبلہ وہی مقرر کر دیا ہے جس کو تیرا دل چاہتا ہے اتنی بڑی ذات اتنی بڑی ہستی اور آخری وقت ہے اور ارشاد فرما رہے ہیں

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی (بخاری مسلم)

یہ آخری لفظ ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے بعد نبیؐ نے بات نہیں کی ہے۔ فرمایا

لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَآئِهِمْ مَسَاجِدَ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اللہ یہودیوں اور عیسائیوں پر تیری لعنت کہ انہوں نے نبیوں کو مرنے کے بعد انبیا
رب بنالیا تھا اللہ تیری ان پر لعنت ہو جنہوں اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا
تھا اور کیا کہا :

لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِی عِیداً

اللہ میری قبر کو پرستش گاہ نہ بنانا اللہ میری قبر کی پرستش نہ کروانا اللہ میری قبر
پوجی نہ جائے اور پھر لوگوں کو مخاطب کیا فرمایا

لَا تَتَّخِذُوا قَبْرِی عِیداً ۵

اور میری قبر پہ میلے نہ لگانا میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا یہ ہے محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم آخری وقت بھی اللہ کی توحید کا درس دے رہے ہے ۔ تو اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ توحید کی قدر و قیمت اور توحید کا مقام کیا ہے ۔ اللہ سے دعا ہے
کہ اللہ ہمیں اس عقیدہ توحید پر گامزن رہنے اور اس پر زندہ رہنے اور اس پر مرنے
کی توفیق عطا فرمائے ۔ امین ثم آمین

خلفا و علمائے کرام کا ہمیشہ رہا ہے ، اور رہنا چاہیے ۔
اسلامی تعلیم عنوان سے گیارہ حصوں پر مشتمل ہے ، اور یہ کتاب اسی
سنہرے سلسلے کی ایک کڑی ہے ۔ اور دونوں اصحاب کے لیے یہ ایک
بادلیل دستاویز ہے ۔ لے

اسلامی وظائف :

اس کتاب میں مولانا مرحوم نے قرآن وحدیث کی ۶۵۰ دعائیں مع حوالہ ترکیب جمع کی ہیں ۔ یہ کتاب
اپنے موضوع کے اعتبار سے بہت مفید ہے ۔ اور کئی بار طبع ہوئی ہے ۔ پاکستان میں نفیس اکیڈمی
کراچی نے پہلی بار ۱۳۶۵ھ میں شائع کی ، اور دوسری بار ۱۴۰۷ھ میں شائع کی ۔ فاروقی کتب خانہ
ملتان ، نے بھی ۱۴۰۶ھ میں شائع کی ۔

ماہنامہ الاسلام :

مولانا عبدالسلام بستوی مرحوم نے ایک دینی و مذہبی رسالہ الاسلام کے نام سے دہلی سے جاری کیا
جس میں مذہبی مضامین کے علاوہ آپ کے فتاویٰ بھی شائع ہوئے تھے ۔

وفات : مولانا عبدالسلام [illegible] ۱۳۹۴ھ مطابق [illegible] ۱۹۷۴ء کو دہلی میں انتقال کیا

© rasailojaraid.com